19 دسمبر 2012ء

بینک اور موبائل نیٹ ورک آپریٹرز
برانچ لیس بینکاری کے فروغ کے لیے کام کریں: گورنر اسٹیٹ بینک یاسین انور

اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے گورنر جناب یاسین انور نے بینکوں اور موبائل نیٹ ورک آپریٹرز پر زور دیا ہے کہ وہ ملک میں برانچ لیس بینکاری کو فروغ دیں تا کہ وہ افراد مستفید ہوسکیں جو بینکاری خدمات سے محروم ہیں یا جنہیں یہ خدمات پورے طور پر دستیاب نہیں۔

آج کراچی کے ایک مقامی ہوٹل میں اسٹیٹ بینک، پاکستان ٹیلی کمیونی کیشنز اتھارٹی اور کنسلٹیٹو گروپ ٹو اسسٹ دی پور(CGAP) کے اشتراک سے منعقدہ ایک روزہ ورکشاپ بعنوان ''برانچ لیس بینکاری، نظام ادائیگی اور مالی شمولیت کا مستقبل'' کا افتتاح کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اگر بینکوں اور موبائل نیٹ ورک آپریٹرز کو کامیاب ہونا ہے تو انہیں برانچ لیس بینکاری کو اہم ترجیحات میں شامل کرنا ہوگا۔

انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ بینکوں کے بورڈز اور چیف ایگزیکٹوز اور موبائل نیٹ ورک آپریٹرز کو برانچ لیس بینکاری کو اپنانا چاہیے۔ ان کا کہنا تھا کہ اِس عمل سے اِس جدت پسندانہ، زبردست اور چیلنج سے بھرپور خدمت میں ادارے کی ہر سطح پر عزم، توجہ اور تعاون کا پہلو لانے میں مدد ملے گی۔

انہوں نے کہا کہ اسٹیٹ بینک نے ملک میں مالی شمولیت کو فروغ دینے کے لیے کئی پالیسی اور ترقیاتی اقدامات کا آغاز کیا ہے، آج مائیکروفنانس اور برانچ لیس بینکاری کے حوالے سے دنیا میں ہمارے ضوابطی ماحول کو صفِ اوّل میں شمار کیا جاتا ہے۔

ان کا کہنا تھا کہ برانچ لیس بینکاری پر اسٹیٹ بینک کے ضوابط کے نتیجے میں چار موبائل فون ڈپلائمنٹس سامنے آئے ہیں جو نہ صرف مالی شمولیت میں نئی منزلیں عبور کررہے ہیں بلکہ ملک کے ادائیگی کے ماحولیاتی نظام میں توسیع کا باعث بھی بن رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ خدمات مہیا کرنے والے ادارے روزگار، تربیت اور اپنے ایجنٹوں کو برانڈ فراہم کرنے میں بھاری سرمایہ کاری کررہے ہیں اور اس طرح زیادہ تر بینکاری خدمات سے محروم آبادی کے لیے ڈسٹری بیوشن نیٹ ورک کی ایک نئی سطح کو تیار کرنے میں کردار ادا کررہے ہیں۔

گورنر اسٹیٹ بینک نے کہا کہ موبائل فون سبسکرائبرز کی تعداد تقریباً 12 کروڑ ہے، بینکاری کھاتے 3 کروڑ 20 لاکھ ہیں جبکہ قرض لینے والوں کی تعداد صرف 57 لاکھ ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ''مالی خدمات سے محروم'' ایک بڑی مارکیٹ موجود ہے۔ انہوں نے کہا کہ مالی خدمات سے محروم اس مارکیٹ کو باضابطہ مالی نظام میں شامل کرنا ہمارا کلیدی مقصد ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ اس سے ہمارے ملک کی معاشرتی و معاشی ترقی میں مدد ملے گی۔

ان کا کہنا تھا کہ 65 سال بعد بھی پاکستان کی پوری مالی صنعت کا ریٹیل نیٹ ورک ملا جلا کر لگ بھگ 11,000 آؤٹ لیٹس پر مشتمل ہے جبکہ برانچ لیس بینکاری کے ریٹیل ایجنٹوں کا نیٹ ورک صرف تین سال کی مختصر مدت میں 32,000 ایجنٹوں سے بھی بڑھ چکا ہے۔

انہوں نے کہا کہ تقریباً 18 لاکھ موبائل بینکاری اکاؤنٹس میں برانچ لیس بینکاری صارفین نے ستمبر 2012ء کو ختم ہونے والی سہ ماہی میں 140 ارب روپے مالیت کے تقریباً 3 کروڑ 20 لاکھ لین دین رسودے

کیے۔انہوں نے کہا کہ ہر سودے کا اوسط سائز4,065 روپے ہے جو ظاہر کرتا ہے کہ ٹیکنالوجی کے ذریعے ملک کی بینکاری سہولتوں سے محروم آبادی کو مالی رسائی میں مدد مل رہی ہے۔

جناب یاسین انور نے کہا کہ بینکوں کی تمام برانچوں میں سے 90 فیصد اس وقت ملک بھر میں ریئل ٹائم آن لائن بینکاری خدمات فراہم کررہی ہیں۔انٹرنیٹ بینکاری کے ذریعے دس لاکھ، موبائل بینکاری سے 18 لاکھ اور کال سینٹرز کے ذریعے ایک کروڑ افراد ورچوئل بینکاری کی سہولتوں سے مستفید ہورہے ہیں۔

گورنر اسٹیٹ بینک نے ادائیگی کے نظام کے انفراسٹرکچر کو جدید بنانے اور توسیع دینے کی ہنگامی ضرورت پر زور دیتے ہوئے بتایا کہ آئندہ پانچ برسوں کے لیے ادائیگی کے نظام کا اسٹرے ٹجک روڈ میپ تیار کرنے سے متعلق اسٹیٹ بینک کے پاس ایک تجویز زیر غور ہے۔

انہوں نے موبائل نیٹ ورک آپریٹرز پر زور دیا کہ وہ مارکیٹنگ کی تخلیقی حکمت عملیاں اور مالی خواندگی کی اسکیمیں متعارف کرائیں جن میں وہ اپنے صارفین کو بنیادی معلومات اور تعلیمی تجربہ فراہم کریں۔

اسٹیٹ بینک کے گورنر نے کہا کہ موبائل فون بینکاری کی طویل مدتی ترقی کے لیے ادائیگی کے ایک متحرک انفراسٹرکچر کی موجودگی کلیدی اہمیت کی حامل ہے۔انہوں نے کہا کہ بینک اور موبائل نیٹ ورک آپریٹرز کو ایجنٹ نیٹ ورک میں توسیع کے لیے شراکت داریاں بنانی ہیں، کمیونیکیشن کے ذرائع کو لیوریج دیناہے، کلائنٹ کے ایکوزیشن کی حکمت عملیاں تیار کرنی ہیں اور خطرے کی مینجمنٹ کا ایک متحرک فریم ورک وضع کرنا ہے۔

جناب یاسین انور نے کہا کہ پچھلے پانچ سال کی اوسط سے ظاہر ہوتا ہے کہ 36 فیصد سودے الیکٹرانک چینلز کے ذریعے کیے گئے جس سے 23 فیصد سالانہ اوسط نمو کی عکاسی ہوتی ہے جبکہ کاغذ پر مبنی سودوں میں 2 فیصد سالانہ کی نمو ہوئی۔اگرچہ ان اعداد و شمار سے اضافے کا رجحان ظاہر ہوتا ہے تاہم 18 کروڑ باشندوں کے ایک ملک کے لیے جہاں 19 کھرب روپے کی کرنسی گردش میں ہو، یہ اب بھی کم ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ اتنی زیادہ زیر گردش کرنسی اس وجہ سے ہے کہ ہماری آبادی کی اکثریت بینکاری نظام سے کٹی ہوئی ہے اور زیادہ تر نقد لین دین کرتی ہے۔

☆☆☆